شاہ ولی اللہ کا فلسفہ

حصہ اول

مصنف:۔ ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ

مترجم:۔ سید محمد سعید

باب ۵

اخلاقی کردار کے عام اُصول

تمہید | مسرت 'سعادہ' شاہ ولی اللہ کے نزدیک، بنی نوع انسان کی طبائع کی وہ حالت ہے، جو مخصوص انسانی فطرت کی فطری ترقی کے خطوط کے متوازی اپنی ترقی کے دوران ابھرتی ہے اور کسی بھی حجاب کے بغیر ترقی کرتی ہے۔ یہ حجابات، مغلوبیت، بگاڑ یا گمراہی ہوتے ہیں جو خارجی، طبعی یا پیدائشی یا نفسیاتی اجزا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

جو کردار، انسانی مسرت کے لئے موزوں اور مربوط ہے اُسے اخلاقی کردار کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ کردار جو رنج و غم اور مصائب و آلام سے تعلق رکھتا ہے اسے غیر اخلاقی کردار کہا جا سکتا ہے لیکن انسانی مسرت، محض طبعی آرام، نفسیاتی اور ذہنی تسکین اور معاشرتی بہبود کا اظہار نہیں کرتی ہے جس سے کہ شاہ ولی اللہ کے اخلاقیات کا بہت کم حصہ وابستہ ہے، بلکہ وہ

اعلیٰ تر روحانی لطائف اور احسان اور اُن کی ترقی و کاملیت میں ایک اعلیٰ سطح کے حصول کا نام ہے اس لئے شاہ ولی اللہؒ کا علمِ اخلاقیات عام اصطلاحِ اخلاق سے بہت وسیع تر مفہوم و وسعت رکھتا ہے۔

شاہ ولی اللہؒ کے نظامِ اخلاق کی وضاحت سے قبل، بعض عام اصولوں کی صراحت ضروری ہے جو نہ صرف اُن کے علمِ اخلاقیات کی بنیاد فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کے تصورات مستقل پس منظر بھی ہیں۔ اس پس منظر کے بغیر، شاہ صاحب کے تصوراتی نظام کی تفصیل کو صحیح طور پر نہیں سمجھا جا سکے گا۔

سب سے اوّل تصور یہ کہ اُن کے نزدیک علمِ انسانیت ایک عضویاتی کُل ہے جسے وہ 'الانسان الکبیر' (عظیم انسان) قرار دیتے ہیں وہ اپنے اس تصور پر بہت زور دیتے ہیں اور کبھی بھی اسے نظر انداز نہیں کرتے۔ اگر وہ 'انسان عظیم' پر ہی ٹھہر جائے، تب ایک شخص یہ خیال کر سکتا تھا کہ وہ ہمیں ایک نظامِ اخلاقیات دے رہے ہیں اور انہیں انسانیت پسند، اور عام مفہوم میں اخلاقیات کے عالمی علمبردار کہلائے جا سکتے ہیں۔ جو اُسی وقت ممکن ہے جب ایک شخص انسانیت کا شعور حاصل کر لے۔ وہ اِس عضویاتی کُل کو ایک وسیع تر اتحاد کا ایک لازمی حصہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم اسے اپنی زبان میں کائنات قرار دے سکتے ہیں لیکن وہ اسے 'الشخص الکبیر' عظیم ترین انسان قرار دیتے ہیں۔ اِس سے اُن کی مراد نہ صرف طبعی کائنات ہوتی ہے بلکہ تمام دیدہ اور نادیدہ کائناتیں ہوتی ہیں اس سے اُن کے نظام کی وسعت کا ایک اندازہ ضرور ہو جاتا ہے جو اعلیٰ شہریت کے کردار کے لئے اصول دینے سے کبھی نہیں تھکتا بلکہ اُس کے مقاصد، اُس سے بھی وسیع تر ہوتے ہیں۔ اُن کے نظام کے مطابق، موزوں کردار کا مقصد نہ صرف یہ ہے کہ ایک فرد اپنے معاشرہ میں موزوں ہو جائے بلکہ وہ اور اس کا معاشرہ، دونوں بحیثیت کُل یا بنی نوع کے دوسرے معاشرے جو کثیر التعداد انسانوں پر مشتمل ہیں، کائنات کے اچھے اور کارآمد جزو بن جائیں، اس کے علاوہ ایک فرد کو (اپنی انفرادیت یا حیوانی پہلو کو تبدیل کرتے ہوئے) ایسی کاملیت و کلیت حاصل کرنی چاہیئے کہ وہ اعلیٰ تر کائناتوں میں بھی مدارج حاصل کر سکے شاہ ولی اللہ عالی مدارج

کو 'ملأالاعلیٰ' اُعلیٰ تر افراد کے اجتماع سے موسوم کرتے ہیں جو کہ انسانیت کی منزلیں متعین کرتے ہیں۔

دوم، ایک قاری کو اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہیئے کہ شاہ ولی اللہؒ ہمہ وقت تمام کائناتوں کے مسلسل ارتقاء سے آگاہ رہتے ہیں اور اسی لئے متعدد مدارج اور متنوع منزلوں کے وجود ہوتے ہیں جن سے ہر شے اپنے عمل یا طریق کے دائرہ سے گزرتی ہے اور شاہ صاحب اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ آفاقی قانون، اخلاقیات پر بھی اتنا ہی عمل درآمد رکھتا ہے جتنا کہ وہ کسی اور شاخ پر اپنا اثر و رسوخ رکھتا ہے، فرد اور اس کا معاشرہ، انسانیت اپنے وسیع تر دائرہ میں، اور انسانی ادارے اور رسوم ابھرتے ہیں اور ترقی کے مخصوص قانون کے تحت فروغ پاتے ہیں۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ شاہ ولی اللہ کا علمِ اخلاقیات نہ صرف مخصوص زمانوں میں یا مخصوص حالات میں مخصوص افراد سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اس کا ارتقار کے ہر مرحلہ پر انسانیت سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ ان کے نظام کے مطابق، اس مفہوم کے تحت اخلاقیات اضافی ہیں کہ ہر زمانے اور مرحلے میں تمام انسانیت کے لئے کوئی کامل اور قطعی شکل مرتب نہیں کی جاسکتی اور اسی لئے اخلاقی کردار کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ فرد اور معاشرہ کو تباہی سے محفوظ رکھتا ہے اور یہ اخلاقی کردار اُن کی بقا سے تعلق رکھتا ہے اور ان کی مزید ترقی و فروغ یا ارتقار کے لئے ممکن حیثیت رکھتا ہے۔

سوم، اخلاقی یا موزوں کردار شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک 'فطرہ' (فطرت) سے شناخت کیا جاسکتا ہے جسے بنی نوع انسان اپنی مخصوص فطرت کے مطابق تقاضوں کے تحت بروئے عمل لاتا ہے اور موزوں کردار، تسکین کے فطری تقاضوں کی تکمیل کرتا ہے یہ انسانوں کی 'عام اور مستحکم طبائع' کے ساتھ عمل میں آتا ہے، جو کسی تحریک کے بغیر، فطری طور پر پائی جاتی ہیں ان کے نظامِ اخلاق کا دائرہ اس منفی حالت اور مدافعت میں مثبت ہے یا محض ان حالات میں عارضی طور پر ضرب لگتی ہے کہ جن کی طبائع ماتحت ہوتی ہیں۔ یا صحیح طور پر فروغ (مثلاً کمزور، بدشکل یا گمراہ طبائع) نہیں پاتی ہیں یا خواب و مضرت رساں رسم و رواج کی صورت میں ہوتی ہیں جن کو اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے

یا اُن کو مسترد کر کے اُن کی جگہ ایک 'صحیح رسم' برسرِ عمل لائی جائے۔

مسرت اور فطری ضروریات کی تسکین کے تصورات، شاہ ولی اللہ کے نظام اخلاقیات کو افادہ پرستی اور فلسفۂ لذتیت سے مشابہت عطا کرتے ہیں۔ لیکن افادہ پرستی اور لذتیہ کا حلقۂ اثر، شاہ ولی اللہؒ کے نظام اخلاقیات کے مقابلہ میں بہت محدود ہے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ شاہ صاحب کا نظام اخلاقیات طبعی نفسیاتی اور معاشرتی ظواہر کی حدوں سے بہت آگے واقع ہوئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ، انسانی زندگی، عالم اسباب اور حقیقی کائناتوں کے حلقوں میں فطری کردار اور جبلتی فعلیت کے تصوّرات کے علمبردار ہیں۔ غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ 'حقیقتِ کبرا' یعنی اللہ کے وجود سے نہ تو منکر ہیں نہ ہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا کی ہستی کے بارے میں کچھ علم نہ تو ہمیں ہے اور نہ غالباً کبھی ہوگا۔ اور یہ کہ مافوق الفطرت کائناتیں، اپنے وجود اور حقیقت میں ذہن اور مادہ کے طبعی اور نفسیاتی مظاہرات سے بلند تر ہیں۔

وہ ایک جبری اور مثبت موحد ہیں اور اُن کے تصوّرات اُن سے بہت ملتے جلتے ہیں جو محض خدا کی ذات میں یقین رکھتے ہیں اور جن کے نزدیک تمام کائنات' الشخص الکبیر' حقیقتِ واحد کی ذات کا مظاہرہ ہے۔ تمام کائنات 'الشخص الکبیر، المصلحۃ الکلیہ' یا آفاقی قانون، جسے اللہ کی ابدی مرضی اور علم نے وجود میں لانے سے پہلے مقرر کیا تھا، کے تحت چل رہی ہے۔ ہر کائناتِ اصغر، کائنات کے ایک مخصوص قانون کے تحت چل رہی ہے۔ جو اپنی جگہ آفاقی قانون کا ایک جزو بھی ہے پس عالمِ مظاہرات مخصوص قوانین کے تحت چل رہی ہے جو کائنات کے آفاقی منصوبے کا جزو بھی ہیں۔ جس میں انسانی کردار کے قوانین، آزاد ارادہ، قانونِ ارتقاء، انسانی معاشروں کی ترقی و فروغ کا قانون شامل ہوتے ہیں ان میں پیغمبروں کے مشن اور دوسرے ادارے جو اس سلسلہ میں اپنا حصّہ ادا کرتے ہیں ان سے مستثنیٰ نہیں ہیں یہ کہ کائنات میں ہر عمل اللہ نے پہلے ہی سے مقرر کیا تھا، ایک حقیقت ہے، جو اس وقت آشکار ہوتی ہے جب دیدہ و نادیدہ تمام کائنات 'الشخص الکبیر' پر ایک

اتھ نظر ڈالی جائے ۔ اگر طبعی کائنات کا دوسری کائناتوں سے علیحدہ جائزہ لیا جائے تو اس
ں جاری وساری قوانین ، خود مختار اور خودکار نظر آتے ہیں جیسا کہ ان کو فلسفۂ مادیت میں
مور کیا جاتا ہے ۔ انسانیت کے فطری کردار کے حقیقی عمل اور بنی نوعِ انسان کے اخلاقی
ردار کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ کے تصورات اپنے مفہوم میں اخلاقیاتِ فطرت
ندی ، انسانیت پسندی اور ارتقائیت اور افادہ پرستی سے زیادہ مختلف نہیں ہیں ،
انکہ ان کے تصورات ان فلسفوں کے مبادیات سے اخلاقیات کی وسعت اور مابعد الطبعیاتی
یا فوق الفطرتی پس منظر میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے ہیں ۔

ان کے نظامِ اخلاقیات کی نوعیت کے پس منظر اور وسیع خطوط کی اس طرح وضاحت
بعد یہ ضروری ہے کہ ان کے اخلاقی کردار کے مبادیات کی بعض نمایاں خصوصیات کی
شتریح کر دی جائے ۔ ایک قاری ان میں سے بہت سے اصول ، تعارفی بحث اور سابقہ
اب سے بآسانی اخذ کر سکتا ہے ۔

اخلاقی کردار کے اصول شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک اخلاقیات کے اصول وہ آفاقی
وکلی اصول ہیں جن پر ساری دنیا کی اقوام کا اخلاقی کردار
ئم ہے یا وسیع تر مفہوم میں انسانیت " الانسان الکبیر " کے اخلاقی کردار کا اندازہ لگایا
اسکتا ہے ۔ ان آفاقی اصولوں کو کردار کی مخصوص شکلوں کے ذریعہ شناخت کیا جاتا ہے
جیسا کہ کرۂ ارض پر زندگی کے دوران بنی نوع انسان کے لئے ایک قسم کا کردار ضروری ہے
ند کردار کی صرف موزوں شکلیں 'صحیح رسوم' کی تعمیر و تشکیل کرتی ہیں اور وہ آفاقی
یات کے مطابق بھی ہوتی ہیں ۔

اخلاقی ضابطہ ایک معاشرہ کا اخلاقی ضابطہ 'صحیح رسوم' پر مشتمل ہوتا ہے جو اُس
کے لوگوں کی زندگی کے کردار پر حکمرانی کرتا ہے ۔ گزشتہ باب میں
ہم نے اس حقیقت سے آگاہی حاصل کر لی ہے ۔ صحیح رسوم کی شکلیں مختلف لوگوں میں مختلف
تی ہیں اور وہ ایک ہی معاشرہ کی تاریخ کے دوران مختلف تبدیلیوں سے گزرتی ہیں ان
صورات کی بنیاد پر ایک شخص یہ دعوٰی کر سکتا ہے کہ مختلف لوگوں کے اخلاقی ضابطہ میں

تنوعات پائے جاتے ہیں جو نہ صرف مختلف معاشروں کے مختلف اخلاقی ضابطوں کو ف
دیتے ہیں۔ جن سے اس کے افراد اپنی تاریخ کے مختلف مرحلوں کے دوران گزرتے ہیں
ضابطۂ اخلاقیات کے بارے میں یہ شاہ ولی اللہؒ کے تصورات ہیں جو واضح
اشاراتی طور پر ان کی کتابوں کے مختلف مباحث میں تلاش کئے جاسکتے ہیں۔ ارتقار کے
تصورات اور الانسان الکبیر، انسانیت کا کردار اپنے وسیع ترمعنوں میں ان تصورات کے
پس منظر میں نظر آتے ہیں اسی لئے ہم شاہ ولی اللہ کو نہ صرف دنیا کی مختلف اقوام کے
درمیان ایک ہی وقت میں عمل کئے جانے والے متعدد اخلاقی ضابطوں کے ممکنات ا
وجود کا تصور قائم کرتے ہوئے پاتے ہیں بلکہ معاشرہ کے ارتقار اور فروغ کے لئے
اخلاقی ضابطہ کے ارتقار اور ترقی کے تصور کی حمایت بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

ضروریات کی تسکین اور مقاصد کا حصول

کردار کی مختلف شکلوں سے ترتیب پانے والے متعدد اخلاقی ضابطے

شاہ ولی اللہ کے نزدیک مخصوص ارکان (بنیادیں) ہوتے ہیں جو اِن ضابطوں میں عام
ہوتے ہیں اور ان ہی کے مطابق کردار کے نمونے اور ضابطے اُبھرتے ہیں۔

یہ ارکان (بنیادیں) معاشرہ اور افراد کی بعض مخصوص حاجات (ضروریات) ہیں ج
اُن کی بقا اور مزید ترقی کے لئے ہوتی ہیں۔ بقا کی ضروریات، معاشرہ کے ارتقار کے سات
اُبھرتی ہیں اور فروغ پاتی ہیں ترقی کے ہر مرحلہ پر ضروریات کا ایک سلسلہ ہوتا ہے جن
کی تسکین وتکمیل پر معاشرہ اور اس کے افراد کی بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں
ایک معاشرہ اپنی بقا کے لئے مخصوص ضروریات رکھتا ہے، اس کے برعکس ایک معاش
اپنے ترقی یافتہ مرحلہ میں اپنی ترقی وفروغ کے مطابق متعدد و مختلف ضروریات کا مشاہ
کرتا ہے اور اس مرحلہ پر اس کی بقا ان کی تسکین وتکمیل میں ہوتی ہے۔ یہ شاہ ولی اللہؒ
کے اندازِ فکر سے واضح ہے کہ یہ مختلف ارتقائی مرحلوں میں مختلف اقسام کی ضروریات سے
گزرتا ہے اور ان کے لئے یکساں ضروریات رکھتا ہے جن سے دوسرے معاشرے اپنے
معاشرتی ارتقار اور فروغ کے مرحلہ میں دوچار ہوتے ہیں۔ یہ ضروریات معاشروں کے

فروغ کی یکساں سطح پر عام بنیادوں کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کردار کے نمونے، عام بنیادوں کے مطابق ڈھالے جاتے ہیں تاکہ مقصد کا احساس یعنی حاجات کی تسکین ہو۔

اس سے قبل کہ ضروریات کی اُس نوعیت پر بحث کی جائے جو فروغ کی مختلف سطوح پر معاشروں کے کردار کی عام بنیادیں بناتی ہیں یہ بیان کرنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ اُن ضروریات کی تسکین پر منحصر ہے جو معاشرہ ترقی کی سطح برقرار رکھنے کے لئے ابھارتا ہے اور اسی پر اس کی مزید ترقی و فروغ کا دار و مدار ہوتا ہے۔ ان ضروریات کی تسکین کا اندازہ کردار کے مخصوص عمل سے ہوتا ہے جو مخصوص شکلوں اور نمونوں سے تعبیر ہوتا ہے لیکن وہ مخصوص شکلیں اور نمونے اور مخصوص کردار محض اسی ایک مقصد کے لئے احساس و تعیّن کا واحد ذریعہ نہیں ہوتے۔ یکساں مقصد اور یکساں عام بنیادیں، کردار کی متعدد شکلوں، طرزوں اور نمونوں کے ذریعہ متعین کی جا سکتی ہیں اور اُن میں سے ہر ایک آزادی کے ساتھ اسی مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہ ہمیں شاہ ولی اللہؒ کے تصور سے قریب تر کر دیتا ہے جس کے تحت کردار کی شکلیں اور نمونے بجائے خود انسانی معاشرہ کے کردار میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ یہ مقصد کا مقصد یا حصول ہے جو کردار کو یہ بتاتا ہے کہ یا اہم ہے ان شکلوں اور رمونوں کی اہمیت اِس میں ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول میں مؤثر ذرائع ثابت ہوں۔ کردار کی کوئی شکل یا نمونہ اِس مقصد کی تکمیل نہیں کرتا، فضول اور بے وقعت ہے۔

ضروریات کی نوعیت اور ان کی اقسام

شاہ ولی اللہؒ کے بیان کردہ دلائل کا ایک عام جائزہ لینے سے ضروریات کی نوعیت کے بارے میں اُن کے تصورات کو حسب ذیل انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے ان ضروریات کی تسکین و تکمیل، فروغ کے مختلف مرحلوں پر معاشروں کے کردار کی بنیادیں تعمیر کرتی ہے۔

کردار کی بنیادیں اور تعمیر و تشکیل کرنے والی بنیادیں معاشرہ کے ارتقا کے ساتھ اُبھرتی اور فروغ پاتی ہیں۔ ابتدا میں انسانی ضروریات سادہ ہوتی ہیں لیکن معاشرہ کے

فروغ و ترقی کے ساتھ، وہ پیچیدہ اور کثیر التعداد ہو جاتی ہیں حالانکہ یہ پیچیدگی اور کثرت آ
بنیادی سادہ ضروریات کے فروغ سے وجود میں آتی ہے۔

ایک فرد اور معاشرہ کی بقاء، جس سے اس کا تعلق ہوتا ہے اور پھر تباہی سے
کے لئے دونوں کا تحفظ اور ان کی مزید ترقی و فروغ کے لئے ان کی ترقی، مختصر یہ کہ معا
اور اس کے افراد کی عام بہبودی، ان ضروریات کے تعین پر منحصر ہوتی ہے جن کو موزوں
کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان ضروریات کی تسکین کا مقصد، معاشرہ اور فرد
کی ترقی، تحفظ یا بقاء کے لئے ہوتا ہے اور اسی طرح ایک معاشرہ اور فرد کے کردار کا لاز
و بدیہی، مقصد بھی ہوتا ہے۔ اس مفہوم کے تحت، شاہ ولی اللہ کے اصول اخلاقیات لا
پسند نظر آتے ہیں۔

ابتدائی دور میں، طبعی بقاء اور طبعی وجود کا تحفظ، ابتدائی دور کے انسان کے کر
کے فوری مقاصد دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن معاشرہ کے فروغ کے ساتھ انسانی زندگی کے معا
و تمدنی پہلوؤں کی اہمیت بھی بتدریج متعین کی جاتی ہے اور معاشرتی و تمدنی پہلوؤں کی بقا
اور تحفظ کو اتنا ہی اہم تصور کیا جاتا ہے، جتنا کہ طبعی بقاء کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

لہذا ترقی یافتہ معاشروں کا کردار، بحیثیت مجموعی، طبعی، معاشرتی اور تمدنی پہلوؤ
کی بقاء، اور تحفظ کا پیچیدہ مقصد قائم کرتا ہے حالانکہ، اپنی مہذب زندگی کی تاریخ کے
مختلف مرحلوں کے عام حالات و واقعات کی روشنی میں، ان کو مختلف درجوں کی اہمیت دیتا
ہے۔ اس پیچیدہ مقصد کے تعین کا عمل، ثانوی پیچیدہ قریب ترین مقاصد میں کثرت پیدا
کرتا ہے جو ضروریات کے مختلف سلسلوں کی تسکین کی شکل میں ہوتے ہیں۔ اور یہ ضروریات مو
زندگی کے چار شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں جن کا، آگے چل کر ہم جائزہ لیں گے۔

ثانوی پیچیدہ ضروریات کی نوعیت کا ایک مختصر تصور پیش کرنے کے لئے، یہ بیان کرنا
ضروری ہے کہ ایک ترقی یافتہ و اعلیٰ سطح پر تحفظ و بقا کے لئے ایک فرد کی شخصی زندگی کے کرد
کو، ان ضروریات کی تشکیل و تکمیل کرنی پڑتی ہے جو ان اقسام کے زیر تحت آتی ہیں جن کو ہم
طبعی، حیاتیاتی اور نفسیاتی ضروریات کہتے ہیں۔ ایک فرد کی نفسیاتی ضروریات میں، اس کی

ذہنی یا مزاجی ضروریات بھی شامل کی جاسکتی ہیں جو اس میں اوصاف یا اخلاقی صلاحیتیں برقرار رکھنے اور ان کو فروغ دینے کے لئے ہوتی ہیں اور یہی صلاحیتیں، فرد کے تمدنی پہلو کی تعمیر و تشکیل کرتی ہیں۔ معاشرہ کی بقاء اور تحفظ (طبعی اور نفسیاتی وجودوں سے، جن کو ایک فرد سے جدا نہیں کیا جاسکتا ہے) کے لئے معاشرتی اور سیاسی ضروریات کی اقسام موجود ہیں۔ معاشرتی ضروریات میں گھریلو زندگی کی ضروریات ایک اعلیٰ معیار زندگی کی ضروریات بھی شامل ہوتی ہیں جو معاشی ضروریات کو وجود میں لاتی ہیں۔ اعلیٰ معیار زندگی کا تحفظ جو معاشرتی و معاشی ضروریات کی تسکین کے ذریعہ ہوتا ہے، سیاسی ضروریات کی قسم کو فروغ دیتا ہے، جن کی تکمیل و تشکیل میں، بلندی و ترقی کی اعلیٰ سطح پر، معاشرہ اور اس کے افراد کی بقاء و بہبودی کے لازمی مقصد کا حصول ہوتا ہے۔

رُوحانی ضروریات

ضروریات کی اس فہرست میں، ضروریات کی ان اقسام کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے جن کی تسکین و تکمیل بیداری، اعلیٰ تر یا برتر اخلاق یا صلاحیتوں کی بقاء و فروغ کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، یہ انسانی زندگی کے اعلیٰ تر روحانی پہلو ' اللطائف البارزۃ والکامنہ ' کو نمایاں کرتی ہے۔ ان ضروریات کی تسکین و تکمیل کے تعین کے لئے ایک مطلوبہ کردار کا بیان، زیر نظر تحقیقی مقالہ کے مقصد و وسعت سے باہر ہے اور یہ 'اعلیٰ تر اخلاقیات' کے زیر عنوان آتا ہے جس کے لئے ایک علٰحدہ مطالعے اور جائزے کی ضرورت ہے۔

اخلاقی کردار

ضروریات، جو فروغ معاشرہ کے مختلف مرحلوں میں کردار کی عام بنیادیں تعمیر کرتی ہیں، کی نوعیت اور عام بنیادوں کے بیان کے بعد، اخلاقی کردار کی بعض تعریفیں بیان کرنا آسان ہوگا۔

اخلاقی کردار اس کردار کی اہمیت کو واضح کرتا ہے، جسے شاہ ولی اللہ نے راست اور موزوں کردار ' ھدی صالحون ' سے تعبیر کیا ہے، جیسا کہ ان کے ایسے کردار کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے اور یہ ان ضروریات کی تسکین کا ایک موزوں ذریعہ فراہم کرتا ہے، جو عام بنیادوں' (ارکان) کی تعمیر و تشکیل کرتا ہے اور جن کی تسکین، تہذیب کے مرحلوں میں'

سطح معاشرہ کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے یا معاشرتی ارتقاء اور اس کے معیارات، جو اس نے حاصل کئے ہیں، کو برقرار رکھنے کے لئے اہم ہے، اسی لئے اس کے برعکس یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک کردار، جو ان ضروریات کی مناسب طور پر تسکین کرنے میں ناکام رہتا ہے، اور معاشرہ کی اعلیٰ سطح اور معیار کو برقرار رکھنے میں بھی ناکام رہتا ہے، (کردار) غیر موزوں اور غیر اخلاقی، تصوّر کیا جاسکتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں، جسے ہم اخلاقی کردار کہتے ہیں، وہ کردار ہوتا ہے جو شاہ ولی اللہ کے نزدیک، معاشرہ اور اس کے ارکان کی بقاء، تحفظ اور بہبودی کے لئے موثر ذرائع فراہم کرتا ہے اور یہ کردار، اس ترقی پذیر زندگی سے تعلق رکھتا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے بنی نوع انسان کو پیدا کیا گیا تھا، کوئی کردار جو اس مقصد کی تسکین کی راہ میں ایک موثر ذریعہ ثابت ہونے میں ناکام رہتا ہے۔ اسے اس کی خرابی کی حد تک، غیر اخلاقی تصوّر کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ یہ ان ضروریات کی تسکین کرتا ہے جو انسانی طبائع کی فطری ضروریات ہوتی ہیں اور بنی نوع انسان ان کی تسکین کرنے کے لئے فطری طور پر مجبور ہیں جو اس کے فطری اور مقررہ اعلیٰ مقصد کے طرز پر انجام پاتی ہے اور ایسی نقطۂ نگاہ سے، ایک اخلاقی کردار، فطری کردار کہلا سکتا ہے۔ یہ اسی نقطۂ نگاہ سے، غیر اخلاقی کردار، کی اصلاح، اس غیر فطری کردار یا کردار کی اہمیت ظاہر کرتی ہے جو انسانی طبائع کے رجحانات اور ضروریات اور انسان کی مخصوص فطرت سے مطابقت نہیں رکھتا، فطری کردار کا تصوّر، شاہ ولی اللہ کی کتابوں میں متعدد مقامات پر ملتا ہے۔

وہ شکلیں اور نمونے، جو اخلاقی کردار کی تعمیر و تشکیل کرتے ہیں، صحیح رسم، کو ستھرا اور عمدہ بنانے کا رجحان رکھتے ہیں۔ صحیح رسم کے بارے میں شاہ ولی اللہ کے تصورات، کہ یہ کس طرح ترقی پاتی ہے اور اس کی ترقی میں کون سے عناصر کام کرتے ہیں، کا علم، ہمیں گذشتہ باب ' الرسم ' کی بحث سے ہوتا ہے۔ بہرحال یہاں اس کا اعادہ کیا جاسکتا ہے کہ صحیح رسم کی شکلیں یا اخلاقی کردار کے نمونے، مسلسل تجربہ ماضی کی لغزشوں اور آزمائشوں تصورات اور نظریۂ حیات، معاشرہ کی ترقی کے ساتھ ترقی یافتہ محرکات و رجحانات، ایک

اعلیٰ معیارِ زندگی اور بہتر معاشی حالات کی جستجو اور مخصوص انسانی مزاج ، اس کی عقل ' اس کی 'رائے کلی ' اس کی جمالیاتی صفت ' اس کے سات اخلاقِ فاضلہ وغیرہ کا حاصل ہیں. صحیح رسم کی ایسی شکلیں یا اخلاقی کردار کے نمونے ' وقت کے ساتھ ' اپنے افادہ سے محروم ہو جاتے ہیں اور اس وقت ایک نیا نظامِ فطرت یا تجدید یا اصلاح لازمی ہو جاتی ہے

اخلاقی کردار کا معیار

اخلاقی کردار کی عام بحث سے ، ایک شخص ایسے معیار اخذ کر سکتا ہے جن کی روشنی میں اخلاقی کردار کو پرکھا جا سکتا ہے ۔ اخلاقی کردار کو بآسانی شناخت کرنے کی خاطر ' یہ بات واضح کی جا سکتی ہے کہ شاہ ولی اللہ کے ہاں ایسے دوسرے معیار بھی ہیں جن کو ایک عام ذہن ایک نازک معیار کے مقابلہ میں بآسانی فہم کی گرفت میں لا سکتا ہے۔

ان معیاروں میں سے ایک ، اخلاقی کردار کے مقصد کے تعین سے تعلق رکھتا ہے ، جسے ہم ایک فرد اور اس کے معاشرہ کی بقاء اور بہبودی کے نام سے جانتے ہیں لیکن اسے عملی زندگی میں ثانوی یا قریب ترین مقاصد کے ذریعہ محفوظ کیا جا سکتا ہے جو کہ ایک عام ذہن کے لئے حقیقی ہوتے ہیں اور وہ ان کو جلد ہی فہم کی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اس لئے ان مقاصد کا تعین ، ایک اخلاقی کردار کا قابلِ فہم معیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ ایک کردار کی نوعیت ، کو بالعموم پرکھا جا سکتا ہے ۔

کردار کا ایک مفروضہ نمونہ ۔ شاہ ولی اللہ کے نزدیک ، اسی وقت اخلاقی ہوتا ہے کہ جب اس کے ذریعہ ' ذیل کے مقاصد کی تکمیل ہو سکے اور ان میں سے ہر ایک مقصد کی تکمیل کو ایک معیار تصور کیا جا سکے ،۔

(۱) نمایاں طبعی اور حیاتیاتی ضرورت کی تکمیل ۔

(۲) نفسیاتی ضرورت کی تسکین جو ایک فرد ، اپنے اعلیٰ اخلاق (مثلاً سماحت ذہانت و اعلیٰ ظرفی) عظمت خود اعتمادی ، انفرادیت وغیرہ) کے ذریعہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ انفرادی شخصیت کو فروغ دیتا ہے ۔

(۳) معاشرہ کے ارکان کے درمیان دوستی اور خیرسگالی کا فروغ ، اور (۴) بدلہ دے

بے چینی اور نقصان یا تخریب کے دوسرے اسباب' کے ممکن مواقع گھٹانا، جن سے ایک گھریلو نظامِ زندگی، معاشرتی نظام اور مملکت کی حکومت کا ڈھانچہ بگڑنے کا اندیشہ ہو اور جو بنیادی طور سے معاشرہ کی بہبودی کو نقصان پہنچاتے ہوں۔

(۵) درجۂ اعتدال کے مطابق، عائلی، معاشی، شہری اور سیاسی کردار کے لئے، بہبودئ عامہ کے بہتر طور پر سوچے ہوئے منصوبوں کے مقصد کا تعین کرنا اور (۶) ناگزیر خطروں کے خلاف، فرد اور معاشرہ کا تحفظ کرنا، جو ان کے طبعی وجود اور بہبودئ عامہ کے لئے ضروری ہے۔

شاہ ولی اللہ کے یہاں، اخلاقی کردار کا ایک اور معیار، لوگوں کا وہ طرزِ عمل بھی ہے جو مستحکم صحتمند اور طبائع عمومی 'الطبیعۃ السلیمۃ' کے حامل ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ کے خیال کے مطابق ایسے لوگ معاشرہ میں اپنے طرزِ عمل کے دوران، مسلسل طور پر ایک صحیح اور اخلاقی کردار نافذ کرتے ہیں۔ مستحکم اور صحت مند مذاق — 'الذوق السلیم' ایک دوسرا معیار ہے۔ اخلاقی کردار اور صحیح رُسوم کی پرورش کی جاتی ہے اور خراب رسم اور بُرے کردار ان لوگوں کے لئے ناقابلِ قبول ہوتے ہیں جو صحتمند مذاق کے حامل ہوتے ہیں۔ کردار کی ایک مخصوص شکل پر، بنی نوعِ انسان کا اتفاق' بھی ایک معیار ہے جو اس کے لئے اخلاقی کردار کا ایک نمونہ ہو سکتا ہے۔ یہ چند اور اہم فوری معیار ہیں جن پر شاہ ولی اللہ نے اخلاقی کردار کی تصدیق کی بنیاد رکھی ہے۔

اخلاقی کردار کی تین اور خصوصیات ہیں جو اخلاقی کردار کو غیر اخلاقی کردار سے ممتاز کرنے کے معیار کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہ خصوصیات (۱) اعتدال پسندی، (۲) ایک اعلیٰ معیارِ زندگی (۳) ترقی و فروغ، سے علی الترتیب تعلق رکھتی ہیں، جو کردار ان تینوں خصوصیات سے تعلق نہیں رکھتا اور معاشرہ اور اس کے افراد کی بہبودی کے لئے نقصان کا موجب ہوتا ہے، شاہ ولی اللہ کے نزدیک غیر معتدل اور غیر اخلاقی ہے۔

آخر میں، اس امر پر زور دیا جا سکتا ہے کہ معاشرتی زندگی کے اخلاقی کردار کا

نمایاں معیار یہ ہے کہ ایسے معاشرہ کے ارکان کے درمیان دوستی اور خیرسگالی کے تعلقات اور اتحاد پیدا کرنے کے اہم مقصد سے مطابقت رکھنا چاہیئے ۔ بالعموم صورت حال یہ ہوتی ہے کہ وہ دوستانہ تعلقات، عملی اسباب پر پیدا ہوتے ہیں جو عام لوگوں کے ذہنوں میں دوسروں سے خوش گوار تعلقات رکھنے اور اُن کے ساتھ اتحاد سے رہنے کے مقاصد پیدا کرتے ہیں ۔ وہ عملی اسباب باہمی معاونت اور تعاون پر مشتمل ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضروریات کی تسکین کے لئے ضروری ہوتے ہیں ۔ محبت ، انسیت اور خیرسگالی کے احساسات جو معاشرہ کے ارکان کے درمیان باہمی دوستی کے وجود کی بنیادوں میں ہوتے ہیں بالعموم ذاتی مفاد اور باہمی مفادات کے مقاصد کے محرکات میں ملوث ہوتے ہیں ۔

کردار کے چار شعبے

ان اصولوں کو متعارف کرانے کے بعد جو بالعموم اخلاقی کردار پر حکمرانی کرتے ہیں ۔ اخلاقی کردار کے مبادیات کا بیان کرنا مفید ہوگا جن میں سے ہر ایک زندگی کے چار شعبوں سے تعلق رکھتا ہے جو یہ ہیں ؛ شخصی زندگی کے کردار کا شعبہ ، معاشی زندگی کے کردار کا شعبہ ، اور سیاسی زندگی کے کردار کا شعبہ ۔

لمحات (عربی)

شاہ ولی اللہ رحمہ کے فلسفۂ تصوف کی یہ بنیادی کتاب عرصے سے نایاب تھی ، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کو اس کا ایک پرانا قلمی نسخہ ملا ۔ موصوف نے بڑی محنت سے اس کی تصحیح کی اور شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کی عبارات سے اس کا مقابلہ کیا اور وضاحت طلب امور پر تشریحی حواشی لکھے ۔ کتاب کے شروع میں مولانا کا ایک مبسوط مقدمہ ہے ۔

قیمت ـــ دو ۲ روپے